سوال

(503) کرنسی کی خرید و فروخت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نوٹ کرنسی میں جس کو جیلی بولتے ہیں بمنزلہ روپے کے جاری ہیں اور اکثر ان کے نرخ میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اگر کوئی مسلمان اس کو بحصول منفعت ارزانی میں خریدے، اور بروقت گرانی وغیرہ کے اس کو بحصول منافع فروخت کرے تو از روئے شرع شریف اس میں کمی بیشی جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ اولا معلوم کرنا چاہیے کہ سرکاری نوٹ دو قسم کے ہوتے ہیں سو ایک قسم کے نوٹ کا سود سرکاری بینک سے ملتا ہے دوسری قسم کا نوٹ بحکم سرکار انگریزی واسطے معاملات روزمرہ رعایا کے کہ وہ اسے خرید فروخت کریں، رواج دیا گیا پس ہر دو قسم نوٹ حکم روپیہ کا انگریزی عملداری میں رکھتے ہیں چنانچہ اہل تجارت نوٹ کو بمنزلہ روپے کے سمجھتے ہیں اور اس سے مال خریدتے ہیں اور نیز باہم اس کی بیع و شرا کرتے ہیں۔ ثانیا بیع و شرا ہر دو قسم نوٹ سے مقصود متعاقدین کا صرف کاغذ کی بیع و شرا نہیں ہے بلکہ بیع و شرا ء اس زر کی مقصود ہے جو اس میں مرقوم ہے اور ثمینت اس میں بحکم ترویج حاکم وقت قرار پائی ہے سو خرید و فروخت کمی اور بیشی کے ساتھ بمقابلہ روپیہ کے یا بیع و شرا نقدین کے بلنیسہ اور تملیک الدین من غیر علیہ دین حرام اور ناروا ہوگا شرعاً اور اس کو ارقم سفتجہ یعنی ہنڈوی درشنی قرار دیجیئے اور یہ بات اس پر صادق ہے کہ مثل ہنڈوی درشنی جس مہاجن اور تاجر اور سرکاری بنک والوں کو دیا جاوے تو وہ بلا تامل زر مرقوم اس کا یا اسباب بالعوض اس کے حوالے کر دے گا پس سفتجہ کہ اولا قرض اور ثانیا حوالہ بدوں کمی بیشی کے مکروہ اور کمی بیشی کے ساتھ حرام ہے،

لان کل دین وقرض جر نفعا فهو ربوا كذا يستفاد من الهداية وغيرها   معہذا اگر نوٹ مثل ہنڈوی کے قرار دیا جاوے تو یہ بھی ممکن نہیں اس لئے کہ ہنڈوی کے تلف سے روپیہ تلف نہیں ہوتا اور اس کے عوض میں مہاجن شئے دیتا ہے جیسے من آرڈر یعنی سرکاری ہنڈوی کے تلف ہونے سے سرکاری خزانے سے ثمن ملتا ہے عرض روپیہ اس کا کسی ہنج سے تلف نہیں ہوتا بخلاف نوٹ کے کہ اس کے تلف ہو جاوے گا اور جو کوئی نوٹ کو اسٹامپ و ٹکٹ پر قیاس کر کے اس کی بیع و شرا میں جواز کمی بیشی کا سمجھے تو یہ قیاس کرنا اس کا قیاس مع الفاروق ہے اس واسطے کہ واضع اسٹامپ و ٹکٹ نے اس کو واسطے ثمنیت کے وضع نہیں کیا بلکہ خاص اپنی عدالتوں میں اس کو رواج قرار دیا ہے کہ بذریعہ اس کے دعوےٰ مدعی یا مدعی علیہ کا عندالسرکار مسموع ہوگا والا لا چنانچہ شرعاً یہ بات ثابت ہے کہ تمام تجاروں میں خرید فروخت مال کی اسٹامپ و ٹکٹ سے نہیں ہوتی اور نہ کوئی ان کو خرید کر اپنے پاس سرکاری بنک میں رکھتا ہے اور نہ کوئی فائدہ ان سے سوائے عدالت انگریزی کے حاصل کرتا ہے پس اس سے معلوم ہو کہ اسٹامپ و ٹکٹ بحکم سرکار روپیہ قرار نہیں دیا گیا اور نوٹ قرار دیا گیا ہے چنانچہ تفصیل اس کی اوپر بیان ہو چکی حاصل کلام حکم نوٹ کا مثل وراہم متعین کے ہوگا اور نیز بیع و شرا اس میں مثل دراہم کے جاری ہوگی،

کمالا یخفی علی العالم الماہر بالفقہ واللہ اعلم بالصواب حرمرہ السید شریف حسین عفی عنہ (سید محمد نذیر حسین)

درحقیقت کمی بیشی اس میں جائز نہیں ہے،

واللہ اعلم، کتبہ ابوالاحیاء محمد نعیم عفی عنہ

(۱۸ ذیعقدہ ۱۳۰۸ء ۱۳۰۸ سہ) ھوالمصوبفی الواقع بیع وشرا نوٹ کی مثل بیع وشرا اثمان کے ہے کیونکہ مقصود متاقدین کا صرف بیع کاغذ کی نہیں ہوتی ہے بلکہ بیع وارہم ونانیز کی والعبرۃ فی العقود للمعانی لاللا لفظ پس زیادتی وکمی ممنوع ہوگی،

واللہ اعلم حررہ الراجی عفوہ بہ القوی ابواحسنات محمد عبدالحی تجاوزاللہ عن ذنبہ الجلی وتخفی وحفظہ عن موجبات الغی (ابوالحسنات محمد عبدالحی)

ھوالموفق :۔

فی الحقیقت کرنسی نوٹ کی بیع وشرا مثل بیع وشرا وراہم ونانیر کے ہے اس میں کمی بیشی درست نہیں،

واللہ اعلم باصواب نمقہ خادم الاولیاء الکریم محمد ابراہیم غفرہ اللہ الکریم ابن مولانا محمد علی مرحوم

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد 2 ص 450

محدث فتویٰ